جلد ۳۴ | یکم ماہ صلح ۱۳۲۵ ہش | ۲۶ محرم الحرام ۱۳۶۵ھ | یکم جنوری ۱۹۴۶ء | نمبر ۱

مدینۃ المسیح

قادیان ۳۱ ماہ فتح۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۸½ بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ گزشتہ رات درد کی وجہ سے دیر تک حضور کو نیند نہ آئی۔ اور رات کے آخری حصہ میں نیند آئی۔ درد میں آج بفضل خدا شدت کم رہی۔ آج درجہ حرارت بھی کل سے کم رہا۔ زیادہ سے زیادہ ۹۹.۸ ہوا۔ احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

— حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

— نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے مولوی محمد اسمٰعیل صاحب کو بھیلہ ریاست کپورتھلہ تبلیغ کے سلسلہ میں بھیجا گیا ہے۔

— مکرم ڈاکٹر محمد طفیل خان صاحب جنرل پریذیڈنٹ نے اپنی لڑکی طاہرہ خانم صاحبہ بی۔ اے کے امتحان بی ٹی میں کامیابی پر خوشی کے اظہار کے لئے بعض اصحاب کو دعوت چائے دی۔

لنڈن میں تبلیغ اسلام

احمدیہ مشن لنڈن کے مختصر تبلیغی کوائف

مکرم جناب مولوی جلال الدین صاحب شمس امام مسجد احمدیہ لنڈن و انچارج مشن کی طرف سے حال ہی میں بذریعہ ہوائی ڈاک جو تبلیغی رپورٹ موصول ہوئی ہے۔ اس میں سب سے پہلے تین نوجوان مجاہدین اسلام کی آمد کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے۔

تین مجاہدین کا ورود

ایام زیر رپورٹ میں سب سے اہم خبر تین مجاہدین کا بخیریت لنڈن پہنچنا ہے۔ سب سے پہلے شیخ ناصر احمد صاحب پہونچے۔ ان کے بعد چودہری مشتاق احمد صاحب باجوہ اور چودہری عبد اللطیف صاحب انہیں ویلکم کہنے کے لئے جماعت کی طرف سے دار التبلیغ میں ٹی پارٹی دی گئی۔ جس کی روئداد قارئین اخبار الفضل میں ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ اس تقریب کی رپورٹ اخبار ونڈز ورتھ بر و نیوز اور ساؤتھ ویسٹرن سٹار میں بھی شائع ہوئی۔ تینوں مجاہدین لنڈن یونیورسٹی کے سکول آف اورنٹیل سٹڈیز میں بی۔ اے آنرز عربی کورس کی سٹڈی کر رہے ہیں۔ علاوہ ازیں چودہری مشتاق احمد صاحب شارٹ ہینڈ اور شیخ ناصر احمد صاحب اور چودہری عبد اللطیف صاحب جرمن زبان سیکھ رہے ہیں۔ دار التبلیغ میں بھی انہیں ایسے رنگ میں اسباق دیئے جا رہے ہیں۔ کہ انہیں خود تدبر کرکے نئی باتیں نکالنے کی مشق ہو جائے۔ اور جب کبھی انہیں سکول میں یا دوسرے مقامات میں کسی شخص سے ملاقات کا موقعہ ملتا ہے۔ تو وہ پیغام حق پہنچاتے ہیں۔ چودہری مشتاق احمد صاحب باجوہ اپنے ہینڈ بیگ میں اشتہارات رکھتے ہیں۔ اور ٹرین میں بھی اشتہارات تقسیم کرتے ہیں۔ جملہ احباب سے درخواست ہے کہ وہ تمام مجاہدین کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ تا اللہ تعالیٰ انہیں اس عالیشان مقصد میں کامیابی عطا فرمائے۔ جس کے لئے انہوں نے اپنے گھروں کو چھوڑا۔ اور اپنے رشتہ داروں اور عزیزوں سے جدا ہوئے۔

پھر اپنی رپورٹ میں جناب مولوی صاحب نے ایک مخلص نومسلم انگریز نوجوان کی وفات کی نہایت افسوسناک اطلاع دیتے ہوئے لکھا ہے

ایک انگریز احمدی کا انتقال

دوران جنگ میں ایک انگریز نوجوان جو رائل ایر فورس میں سارجنٹ تھے اسلام میں داخل ہوئے جب تک انگلستان میں رہے چندہ بھیجتے رہے ۱۹۴۱ء کے آخر میں مڈل ایسٹ جانے سے پہلے ملنے کے لئے آئے۔ مڈل ایسٹ سے وہ برما بھیجے گئے۔ اس کے بعد ان کی طرف سے کوئی خط نہ ملا۔ ان کا پہلا نام جے۔ آر۔ ڈبلیو فورشا تھا۔ اور اسلامی نام بشیر احمد فورشا۔ گزشتہ ماہ مڈلینڈ بنک نے جن کی معرفت انہیں خط بھیجا گیا تھا۔ ان کے متعلق ہمیں اطلاع دی۔ کہ اب انہیں ایر منسٹری کی طرف سے آفیشل نوٹیفکیشن موصول ہوا ہے۔ کہ مسٹر فورشا کے متعلق رپورٹ موصول ہوئی ہے۔ کہ وہ جاپانیوں کے پاس جنگی قیدی تھے۔ اور یہ کہ وہ وہیں وفات پا چکے ہیں اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن مسجد فضل لنڈن میں ان کی نماز جنازہ غائب ادا کی گئی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس عطا فرمائے آمین۔ احباب جماعت اس نوجوان انگریز کی مغفرت کے لئے دعا کریں۔

لفظی اصلاح

احمدی مبلغ اسلام سے تعلق رکھنے والی چھوٹی سے چھوٹی بات کا بھی جس طرح خیال رکھتے اور اسے صحیح رنگ میں پیش کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس کی تازہ مثال جناب شمس صاحب کی حسب ذیل تحریر سے مل سکتی ہے آپ تحریر فرماتے ہیں۔

کچھ مدت ہوئی میں نے ٹائمز کے ایڈیٹر صاحب کو خط لکھا۔ کہ بی بی سی والے جو مسلم کو Moslem منظلم کرکے بولتے ہیں یہ تلفظ صحیح نہیں منظلم کے معنے عربی زبان میں تاریک کے ہیں۔ اور مسلم اسلام کے پیرو کو کہتے ہیں۔ جس کے معنے خدا تعالیٰ کی کامل فرمانبرداری اور اپنے آپ کو خدا کے سپرد کرنے کے ہیں۔ صحیح تلفظ مُسلم Muslim ہے۔ اس میں mu کی آواز ایسی ہے جیسی Mudder میں اور s کی جیسے mention میں۔ میرے اس خط سے پہلے مسلم کو ٹائمز میں Moslem لکھا جاتا تھا۔ لیکن اب Muslim لکھا جاتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور کرنل ڈگلس

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر عیسائیوں اور ان کے مددگار مسلمانوں اور آریوں نے مل کر اقدام قتل کا مقدمہ بنایا تو اس لئے تھا۔ کہ آپ کی عزت کو بٹہ لگائیں۔ اور دنیا کو آپ سے متنفر کریں۔ لیکن خدا کی شان دیکھئے یہی سازش حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان کو بلند کرنے اور آپ کی بے حد عزت و وقعت قائم کرنے کا باعث ہوئی۔ انگریز مجسٹریٹ نے ایک طرف تو آپ کو بالکل بری قرار دیا۔ اور دوسری طرف عیسائیوں وغیرہ کی سازش کا بھانڈا پھوڑ کر رکھ دیا۔ یہی مجسٹریٹ اب تک زندہ ہیں۔ اور ان کی نگاہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جو شان اور رتبہ ہے۔ اس کے متعلق جناب شمس صاحب نے حسب ذیل الفاظ ملاحظہ فرمائے جائیں لکھا ہے۔

کرنل ڈگلس جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو الزام اقدام قتل کے مقدمہ میں بری قرار دیا تھا۔ وہ اب تک خدا تعالیٰ کے فضل سے زندہ ہیں۔ ان سے کئی بار ملاقات ہوئی ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کی توحید کے قائل ہیں۔ وہ اپنے خط مورخہ ۲۷ ستمبر میں تحریر فرماتے ہیں

There is but one God the Eternal Spirit

یعنی خدا صرف ایک ہی ہے جو ازلی روح ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق لکھتے ہیں۔ کہ مرزا غلام احمد قادیانی

was an Inspired

ایڈیٹر: غلام نبی

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی خدمت اقدس میں

امریکہ اور افریقہ کے مبلغین اور احمدیوں کی طرف سے جلسہ سالانہ کے موقع پر مخلصانہ تار

(۱)

شکاگو ۲۴ دسمبر۔ مکرم جناب مولوی مطیع الرحمن صاحب بنگالی ایم۔ اے مبلغ یونائیٹڈ سٹیٹس امریکہ نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں بذریعہ تار امریکہ کے تمام احمدیوں کی طرف سے مؤدبانہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ عرض کیا۔ نیز حضور اور جلسہ میں شریک ہونے والے تمام اصحاب سے درخواست کی۔ کہ امریکہ میں احمدیت کی ترقی اور کامیابی کے لئے دعا کی جائے ہم سب دعا کرتے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ حضور کو لمبی عمر عطا فرمائے۔

(۲)

بو (مغربی افریقہ) ۲۵ دسمبر۔ مکرم جناب مولوی محمد صدیق صاحب مبلغ انچارج سیرالیون نے بذریعہ تار گزارش کی۔ سیرالیون کے تمام مبلغین اور سب احمدی حضور کی خدمت اقدس میں السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ عرض کرتے اور دعا کے لئے مؤدبانہ درخواست کرتے ہیں۔

دفتر دوم کے مجاہدوں کیلئے آسانی

تحریک جدید کے بارھویں سال کے مجاہدو! یاد رکھو گیارھویں سال کے چندہ پر نہ صرف بارھویں سال پر اضافہ کر کے وعدہ لکھوانا ہے۔ بلکہ نمایاں اور غیر معمولی اضافہ کر کے اعلیٰ سے اعلیٰ نمونہ اپنے اخلاص کا اپنے امام کے حضور پیش کرنا ہے۔

دفتر دوم کے سال دوم میں وعدہ کرنے والے مجاہدوں کے لئے یہ رعایت ہے۔ کہ وہ اپنی ایک ماہ کی پوری آمد یا اس کا ½ حصہ یا کم سے کم ⅓ حصہ دیکر شمولیت کی سعادت حاصل کر سکتے ہیں۔

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

تحصیل بٹالہ کے مسلم ووٹران کی خدمت میں

جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم۔ اے پنجاب اسمبلی کے مسلم حلقہ بٹالہ کی طرف سے بطور امیدوار کھڑے ہوئے ہیں۔ آپ کے کاغذات نامزدگی منظور ہو چکے ہیں۔ اس حلقہ سے اور بھی امیدوار مقابلہ کر رہے ہیں۔ رائے دہندگان خصوصاً فوجی احباب اور ان ووٹران کی طرف سے جو اپنی ضروریات کی وجہ سے اس وقت اپنے حلقہ میں موجود نہیں ہیں یہ استفسارات آرہے ہیں کہ اس حلقہ کی پولنگ کب ہوگا۔ سو ان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ تحصیل بٹالہ میں یکم فروری ۱۹۴۶ء سے ۱۵ فروری ۱۹۴۶ء تک پولنگ ہوگا۔ اس لئے ان کو اس عرصہ میں اپنے حلقہ میں ضرور موجود رہنا چاہیئے۔ تفصیلی پروگرام گورنمنٹ کی طرف سے شائع ہونے پر اخبار میں درج کر دیا جائیگا۔

ناظر امور عامہ

سیکرٹری صاحبان تبلیغ جماعت ہائے سندھ

ستمبر کی تبلیغی رپورٹیں خاکسار کے نام جنوری کے پہلے ہفتہ کے اندر اندر ارسال فرما کر مشکور فرمائیں اس ماہ کی بھجوانا کا اندراج فارم میں ضروری طور پر کیا جائے۔ اور مناظرہ کنری کی پیدا کی ہوئی سازگار فضا سے فائدہ اٹھاتے ہوئے تبلیغی مساعی کو تیز تر کر دیا جائے۔ خاکسار ڈاکٹر (احمد دین) پراونشل سیکرٹری تبلیغ سندھ کنری

ہوئے جناب مولوی صاحب موصوف تحریر فرماتے ہیں :-

جب سے جنگ شروع ہوئی ہے۔ اس وقت سے اب تک بدستور چائے چینی۔ مکھن وغیرہ اشیاء راشن ہیں۔ ان اشیاء میں سے کسی کو مقررکردہ راشن سے زیادہ نہیں ملتی۔ اندریں حالات ہمارے لئے مشکل تھی۔ کہ ہم زائرین مسجد اور اپنے احمدی دوستوں کی جن میں سے بعض ایک دو گھنٹے کا سفر طے کر کے آتے۔ ان کی خاطر تواضع کر سکتے۔ لیکن بعض دوست بغیر کسی تحریک کے اپنی طرف سے وقتاً فوقتاً چینی چائے قہوہ اور مکھن بقدر اجازت پارسلوں کے ذریعہ بھیجتے رہے۔ ان دوستوں میں سے ایک چوہدری انور احمد صاحب کاہلوں ہیں۔ جنہوں نے دو تین دفعہ چائے بھیجی۔ لیکن دو دوست خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ ایک ڈاکٹر محمد نذیر وزیر صاحب جو عدن سے مذکورہ ضروری اشیاء بھیجتے رہے۔ اور دوسرے عزیزم سید محمد اقبال شاہ صاحب جو میگاڈی برٹش ایسٹ افریقہ سے بھیجتے رہے۔ اور اب تک بھیج رہے ہیں بلکہ اب تو ... انگریز احمدی دوستوں ... نے بھی تو ... پارسل روانہ کئے ہیں جن ... جزاہم اللہ احسن الجزا۔ احباب سے دعا کے لئے درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں ان کے دینی و دنیاوی مقاصد میں کامیابی بخشے۔ آمین

آخر میں لکھا ہے

قادیان دارالامان کی زیارت کے لئے

ہمارے ساؤتھ افریقن بھائی ڈاکٹر الحاج یوسف سلیمان صاحب بغرض زیارت قادیان دارالامان ۱۶ دسمبر لورپول سے روانہ ہو گئے ہیں۔ جنوری کے وسط میں ان کا جہاز کراچی پہنچے گا۔ احباب ان کے بخیریت منزل مقصود پر پہنچنے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ایک نئے احمدی

ایام زیر رپورٹ میں مسٹر مصطفیٰ اجمال جو تقریباً ڈیڑھ سال سے زیر تبلیغ تھے بیعت فارم پُر کر کے سلسلہ میں داخل ہوئے۔ آپ سائپرس کے رہنے والے ہیں سائپرس اس وجہ سے ایک اہم مقام ہے۔ کہ عیسائیت اپنے ابتدائی ایام میں وہاں پہنچ گئی تھی اس لحاظ سے مسٹر جمال۔ کے جماعت احمدیہ میں داخل ہونے سے خوشی ہے۔ کہ سائپرس کے ایک باشندہ بھی جماعت میں داخل ہو گئے۔ ان کے والد تاجر ہیں مسٹر ... نے یہاں شادی کی ہوئی ہے۔ ان کی ... تعالیٰ انہیں استقامت عطا فرمائے۔ آمین

Reformer and the founder of a great spiritual movement in the moslem faith as Sir Mohammad Zafarullah Khan has admirably set forth in his recent treatise

یعنی وہ ایک عظیم ریفارمر تھے۔ اور مذہب اسلام میں ایک عظیم الشان روحانی موومنٹ کے بانی تھے۔ جیسا کہ سر محمد ظفر اللہ خان نے نہایت عمدگی سے اپنی تازہ تصنیف میں پیش کیا ہے

عید الاضحیٰ

لنڈن میں عید الاضحیٰ منانے کا ذکر کرتے ہوئے آپ لکھتے ہیں۔

تقریب کی مفصل رپورٹ "الفضل" میں شائع ہو چکی ہے۔ خطبہ میں میں نے مسئلہ فلسطین کے متعلق اظہار خیالات کیا تھا جس کی وجہ سے پریس نے دلچسپی لی۔ لنڈن ٹائمز نے بھی اس کا نمایاں طور پر ذکر کیا۔ ڈیلی ایکسپریس نے اس تقریب کے دو فوٹو شائع کئے۔ اخبار ساؤتھ ویسٹرن سٹار نے نصف کالم کے قریب رپورٹ شائع کی۔ اسی طرح ونڈزورتھ بورو نیوز نے بھی۔ اور شیخ ... صاحب مسند ... فلسطین ... سے معلوم ہوا ہے کہ فرانس ... میں بھی اس کا ذکر شائع ہوا ... اور عرب ایجنسی نے بھی اس تقریب کے ... فوٹو لئے تھے۔

اسی سلسلہ میں لکھا ہے

مسجد احمدیہ کا ذکر ایوننگ نیوز میں

لنڈن ایسوسی ایشن سوسائٹی کے چالیس ممبر جو مسجد کی زیارت کے لئے آئے تھے۔ جب وہ جیلسی سٹوڈیو کو دیکھنے کے لئے گئے۔ تو ایوننگ نیوز کے نمائندہ نے ان سے ملاقات کی۔ اس ملاقات کا ذکر لنڈن کی خبروں کے عنوان کے ماتحت کیا گیا۔ کہ یہ سوسائٹی ہر ہفتہ لنڈن کے کسی دلچسپ مقام کو دیکھنے کے لئے جاتی ہے اور مثال کے طور پر ہماری مسجد اور ویسٹمنسٹر سکول کا ذکر کیا ہے۔ اس سوسائٹی کے ممبر اچھا اثر لے کر گئے تھے۔

دوستوں کا شکریہ

چند دوستوں نے تنگی کے ایام میں ہمارے لنڈن مشن کے مجاہدین کو یاد رکھا۔ اور اپنے اخلاص سے کوئی چیز تحفۃً بھیجی۔ ان کا ذکر کرتے ہوئے ایک نیک ہے تبلیغی جوش بھی رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں استقامت عطا فرمائے۔ آمین

جماعت احمدیہ کے سالانہ جلسہ ۱۹۴۵ء کے اہم اور ضروری کوائف

خدا تعالےٰ کے فضل و رحم سے جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ امسال ۲۶ر دسمبر ۱۹۴۵ء بروز بدھ شروع ہو کر ۲۸ر دسمبر کو بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا الحمد للہ جلسہ کے اہم کوائف درج ذیل کئے جاتے ہیں:۔

جلسہ کے اغراض و مقاصد

جلسہ سالانہ کی اغراض میں تربیتی اور تبلیغی ہر دو مقاصد شامل ہیں۔ مگر جہاں تک جلسہ کی تقاریر کے انتظام کا تعلق ہے۔ نظارت دعوت و تبلیغ کے انتظام کے ماتحت ہوتا ہے۔ اور مہمانوں کے استقبال ان کی رہائش اور خورد و نوش وغیرہ کا انتظام نظارت ضیافت کے سپرد ہوتا ہے۔ اور یہ ہر دو صیغہ جات نظارت علیا کی عمومی نگرانی میں صدر انجمن احمدیہ کے ماتحت کام کرتے ہیں۔

مہمانوں کی تعداد

امسال سپیشل گاڑیوں کا کوئی انتظام نہیں تھا اور صرف معمولی تین گاڑیاں ہی آتی رہیں۔ اسی طرح مہر ریلوے لائن پر سفر کرنے والوں کے لئے کافی دقتیں تھیں۔ لیکن پھر بھی خدا اور اس کے رسول کے عاشق اس مبارک موقعہ پر کثرت سے آئے۔ چنانچہ خوراک کی پرچیوں کے لحاظ سے ۲۷ر دسمبر کی شام کی تعداد جو سب سے زیادہ تعداد ہوتی ہے ۹۵۰۰۰ تھی

تعداد سامعین

سامعین شماری کے لئے ایک منتظم مقرر تھا۔ جو اپنے نائب اور معاونین کے ساتھ جلسہ کے اوقات میں اجلاس میں شریک ہونے والوں کو شمار کرتے رہے۔ چنانچہ آخری دن کے آخری اجلاس میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی تقریر کے وقت مرد سامعین کی تعداد ۲۵۴۳۵ شمار کی گئی۔ اور خواتین کے جلسہ کی قریباً ۸۰۰۰ کی تعداد ملا کر کل ۳۳۴۳۵ ہوئی۔

نظارت ضیافت کے کام کی تقسیم

نظارت ضیافت کا انتظام جلسہ سالانہ کے ایام میں خاص طور پر وسیع کر دیا جاتا ہے۔ اور سہولت کے لئے اسکو تین حصوں میں تقسیم کر دیا جاتا ہے ایک حلقہ اندرون قصبہ ہے۔ جس میں قادیان کی پرانی آبادی اور اس کے مضافات یعنی حلقہ مسجد مبارک حلقہ مسجد اقصےٰ حلقہ مسجد فضل۔ ناصر آباد دارالانوار دارالفتوح۔ ننگل اور قادر آباد شامل ہیں۔ دوسرے حلقہ میں قادیان کی نئی آبادی کے محلے دارالعلوم دارالرحمت۔ دارالشکر اور دارالیسر۔ احمد آباد شامل ہیں۔ اور تیسرا حلقہ بھی نئی آبادی کے محلہ جات دارالفضل اور دارالبرکات دارالسعة۔ کے علاوہ ملحقہ دیہات یعنی کھارا اور بھینی وغیرہ پر مشتمل ہوتا ہے۔

عام انتظامات

جلسہ کے عام انتظامات کی صورت یہ تھی۔ کہ افسر صاحب جلسہ سالانہ جناب قاضی محمد عبد اللہ صاحب ناظر ضیافت تھے۔ جن کے پانچ نائبین مختلف شعبوں کے لحاظ سے تھے۔ (۱) حضرت مرزا عزیز احمد صاحب پانچوں نظامتوں کے جنرل نگران (۲) جناب مولوی عبد الرحیم صاحب درد ایم۔ اے ناظر تعلیم و تربیت نگران نظامت ہائے بیرون (۳) جناب مولوی عبد المنان صاحب عمر مولوی فاضل ایم اے انچارج انتظامات شعبہ مستورات (۴) جناب صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نگران نظامت سپلائی و سٹور و صیغہ انسپکشن (۵) جناب صاحبزادہ مرزا حمید احمد صاحب نگران نظامت اندرون قصبہ و دفتر افسر جلسہ سالانہ

ان کے علاوہ افسر جلسہ سالانہ کے دو اور نائب جناب بابو سراج دین صاحب اور جناب شیخ عبد الحق صاحب تھے۔ افسر جلسہ سالانہ کے دفتر کے انچارج چوہدری سردار احمد صاحب بزمی اور نائب چوہدری محمد شفیع صاحب اشرف تھے۔

نظامت ہائے جلسہ سالانہ

ہر سہ حلقوں کا انتظام ناظر صاحب ضیافت کی نگرانی میں علیحدہ علیحدہ افسروں کے سپرد تھا۔ جو ناظم کہلاتے تھے۔ (۱) اندرون قصبہ کی نظامت میں چوہدری غلام حیدر صاحب اور ان کے نائب شریف احمد صاحب امینی مولوی فاضل اور سید سمیع اللہ شاہ صاحب (۲) نظامت دارالعلوم میں ناظم حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب اور انکے نائب جناب سید محمود اللہ شاہ صاحب۔ جناب ڈاکٹر عبد الاحد صاحب پی۔ ایچ۔ ڈی۔ رانا عبد الرحمن صاحب مومن اور غلام محمد صاحب بی۔ ایس۔ سی تھے۔ (۳) نظامت دارالفضل کے ناظم جناب صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب اور انکے نائب چوہدری غلام احمد صاحب بی۔ اے۔ شیخ محمد حسین صاحب قانونگو پنشنر۔ ماسٹر علی محمد صاحب بی۔ اے بی۔ ٹی۔ لفٹیننٹ ڈاکٹر محمد الدین صاحب اور حاجی محمد اسمٰعیل صاحب تھے۔ ان کے علاوہ ان کے ماتحت متعدد معاونین و کارکنان بھی تھے۔ جن کے سپرد اپنے اپنے حلقہ میں تمام قسم کا انتظام اور نگرانی تھی۔ حاضری معاونین اور بروقت کھانا تیار کرانا اور گھروں اور فرودگاہوں میں پہنچانا تھا:۔

نظامت سپلائی و سٹور

ان ہر سہ افسروں کے علاوہ ناظر صاحب ضیافت کی امداد کے لئے ایک چوتھا شعبہ نظامت سپلائی و تعمیرات ہے جسکے انچارج جناب مولوی عبد الرحمن صاحب اور نظامت سٹور کے انچارج جناب ڈاکٹر محمد طفیل خان صاحب تھے۔ یہ ہر دو نظامتیں نظامت ہائے اندرون دارالعلوم دارالفضل اور نظامت استقبال کے لئے تمام اجناس و سامان اور جملہ ضروری اشیاء بروقت مہیا کرتی تھیں۔ نیز ان نظامتوں کے لئے ہر کام کے ٹھیکیدار اور کارکنان کا مہیا کرنا بھی نظامت کے ذمہ تھا۔

کھانا پکانے کا انتظام

مہمانوں کے لئے کھانا پکانے کے انتظامات حسب معمول تین مقامات پر کئے گئے۔ (۱) اندرون قصبہ (۲) دارالعلوم (۳) دارالفضل۔ اس سال نظامت سپلائی و سٹور نے اندرون قصبہ میں ۲۷ تنور۔ دارالعلوم میں ۱۳ اور دارالفضل میں ۲۰ تنوروں کا بندوبست کیا۔ ان کے علاوہ پانچ تنور ریزرو کے طور پر رکھے گئے۔ جن میں تین تنور ایسے تھے۔ جن میں پتھر کا کوئلہ استعمال کیا جاتا۔ اور وہ لکڑی والے چھ تنوروں کے برابر کام دے سکتے ہیں۔ جلسہ کے ایام میں مہمانوں کی کثرت کی وجہ سے یہ تنور بھی جلائے گئے۔

عام خوراک روٹی اور گوشت سبزی اور دال تھی۔ علاوہ ازیں مریض مہمانوں کے لئے پرہیزی خوراک یعنی چاول دودھ اور دیگر ہلکی غذا بھی ڈاکٹری تصدیق کے ساتھ دی جاتی۔ معزز مہمانوں اور اہل ہنود کے لئے الگ کھانوں کا انتظام تھا۔

انکوائری آفس

انکوائری آفس اور دفتر منتظم مکانات ہر سہ نظامتوں میں الگ الگ تھے۔ اور ہر نظامت کے دفتر کا ایک منتظم اس کے نائب اور بہت سے معاونین تھے مہمانوں کو انتظام جلسہ سے متعلق امور مستفسرہ کا جواب دینا اور مہمانوں کی ڈاک وصول کرکے ان تک پہنچانا گمشدہ اشیاء کی تلاش کا انتظام کرنا۔ اور ان کے ملنے پر مالکوں کو پہونچانا اس کے سپرد تھا۔ یہ دفاتر ۲۴ گھنٹہ کھلے رہتے۔ جن مہمانوں کی کوئی چیز گم ہو جاتی وہ ان دفاتر میں اطلاع دیتے۔ اسی طرح جنہیں کوئی گری پڑی چیز دستیاب ہوتی وہ وہاں پہونچا دیتے۔ تاکہ اس کے مالک کے پاس اسے پہونچانے کا انتظام کیا جائے:۔

انتظام روشنی

ہر سہ نظامتوں میں الگ الگ منتظم مقرر تھے۔ اور ان کا فرض تھا۔ کہ اپنے اپنے حلقہ کے لنگر۔ مہمانوں کے کمروں اور دیگر جگہوں میں روشنی بہم پہنچائیں۔ اور ناظم حلقہ کے منشاء کے ماتحت گزرگاہوں اور دیگر ضروریات کے مقامات میں بھی روشنی کا انتظام کریں۔ چنانچہ اسکے مطابق اس محکمہ نے ہر سہ نظامت ہائے میں بجلی کے قمقموں گیس لیمپوں اور عام تیل کے لیمپوں کے ساتھ نہایت اچھا انتظام کیا۔

آب رسانی

یہ شعبہ بھی ہر سہ نظامت ہائے میں الگ الگ منتظمین کے سپرد تھا۔ جو بر وقت اپنے اپنے حلقہ میں پانی کا انتظام کرتے رہے۔ پرائیویٹ قیام گاہوں میں بھی اسی شعبہ کیطرف سے انتظام آب رسانی تھا:۔

انتظام اجرائے پرچی خوراک

خوراک کی بہم رسانی کے لئے پرچی اور تصدیق وغیرہ کے جنرل ناظم اور ہر سہ نظامتوں کے افسر انچارج نواب زادہ محمد عبد اللہ خان صاحب تھے۔ اور ان کے دو نائب۔ اس کے علاوہ ہر نظامت کے الگ اجرائے پرچی خوراک کے افسر اور معاونین و منتظمین تھے۔ جو تصدیق اور تحقیق کے بعد خوراک کی پرچی دیتے تھے:۔

مہمان نوازی کے شعبہ جات

مہمان نوازی کے لئے حسب ذیل شعبہ جات مصروف عمل رہے۔

(۱) اجرائے پرچی خوراک (۲) جنرل انتظامات مکانات (۳) ناظم سپلائی و تعمیرات (۴) ناظم سٹور (۵) نظامت استقبال۔

(۶) نظام حفاظت خاص (۷) انکوائری آفس (۸) انتظام آب رسانی (۹) انتظام بہشتی (۱۰) انتظام صفائی (۱۱) پہرہ گیٹ لنگر خانہ جات (۱۲) انتظام تنور (۱۳) انتظام دیگ (۱۴) تقسیم روٹی۔ (۱۵) تقسیم سالن (۱۶) تقسیم خوراک پرہیزی (۱۷) تواضع مہمانان اہل ہنود (۱۸) انسپکٹر صیغہ جات (۱۹) طبی انتظام (۲۰) انتظام حاضری معاونین (۲۱) انتظام پرائیویٹ قیام گاہ (۲۲) انتظام مہمان نوازی (۲۳) حفظان صحت (۲۴) انتظام بازار۔ یہ سارے شعبہ جات ہر سہ نظامتوں میں الگ الگ منتظمین و معاونین و دیگر کارکنان کے ساتھ کام کرتے رہے۔

پہرہ کا انتظام

یہ صیغہ نظارت امور عامہ کے سپرد تھا۔ جس کے دو حصے تھے۔ (۱) حفاظت خاص اندرون قصر خلافت وکمرہ ملاقات وغیرہ۔ (۲) حفاظت خاص بیرون قصر خلافت۔ پہلے شعبہ کے افسر انچارج مکرم جناب میاں غلام محمد صاحب اختر اسسٹنٹ آڈیٹر تھے اور ان کے ذمہ ملاقات کے اوقات میں حفاظت خاص کا تمام انتظام تھا۔ اور علاوہ ملاقات کے قصر خلافت معہ برآمدہ وغیرہ کی حفاظت کا کام تھا۔ حضور کی بیماری کی وجہ سے چونکہ کوئی وقت ملاقات معین نہ ہو سکتا تھا۔ اس لئے امسال افسر انچارج شعبہ ہذا کو ہر وقت حاضر رہنا ہوتا تھا۔ دوسرے شعبہ کے افسر انچارج جناب چوہدری اسداللہ خان صاحب بیرسٹرایٹ لاء لاہور تھے۔ اس شعبہ میں حفاظت مسجد مبارک۔ بہشتی مقبرہ۔ بازار راستے۔ جلسہ گاہ۔ سٹیج وغیرہ کا انتظام تھا۔ ان ہر دو شعبوں کے نائب اور متعدد معاونین اور نوجوان والنٹیرز مقرر تھے۔ خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے دونوں شعبوں نے اپنا کام نہایت مستعدی سے کیا۔ اور دونوں انچارج صاحبان اور ان کے معاونین نے اپنا کام پوری طرح سے سرانجام دیا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

انتظام ملاقات

یہ انتظام جناب مکرم چوہدری مظفر الدین صاحب پرائیویٹ سیکرٹری اور ان کے نائب جناب مولوی محمد عبداللہ صاحب اعجاز کی نگرانی میں معاونین کی مدد سے خاطر خواہ ہوا۔ ہر جماعت کو اس کی تعداد کے مطابق حضور سے ملاقات کا وقت مقرر کر کے اطلاع دی جاتی اور قریباً قریباً تمام جماعتوں اور خواہشمند احباب کو حضور سے باوجود علالت کے شرف ملاقات کا موقعہ مل گیا۔ (الحمد للہ) دفتر پرائیویٹ سیکرٹری صبح ۸ بجے سے رات کے بارہ بجے تک مہمانوں کی سہولت کے لئے کھلا رکھا گیا اور مطلوبہ اطلاع وغیرہ بہم پہنچائی جاتی رہی۔

نگران خدام

امسال مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف سے ہر سہ نظامتوں میں نگران خدام مقرر کئے گئے۔ اندرون قصبہ میں مولوی رشید احمد صاحب چغتائی (۲) دارالعلوم میں زعیم صاحب دارالعلوم اور دارالفضل کی نظامت میں ملک فتح محمد صاحب خدام کے نگران تھے۔ ان کے ساتھ ان کے نائب بھی تھے۔ ان کا کام اپنی اپنی نظامت کے مختلف شعبہ جات کے غیر حاضر معاونین خدام کو کام پر لانا تھا۔ ہر ایک محلہ کے زعیم خدام الاحمدیہ کی وساطت سے یہ صاحبان اپنا کام اچھی طرح سرانجام دیتے رہے۔

کوارڈینیٹنگ آفیسر

کوارڈینیٹنگ آفیسر کے نام سے ایک اور شعبہ قائم کیا ہے۔ جس کے انچارج حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے تھے۔ اس شعبہ کا کام جملہ نظارت ہائے جلسہ سالانہ و دفاتر صدر انجمن احمدیہ و دیگر صیغوں میں اتحاد و الحاق قائم رکھنا تھا۔

ریلوے کے انتظامات

۲۳ دسمبر سے سیالکوٹ سے قادیان تک سیدھی دو بوگیاں روزانہ آتی رہیں۔ شام کی گاڑی کے ساتھ امرتسر سے دو زائد بوگیاں قادیان کے لئے لگتی رہیں۔ مسٹر گل عبداللہ صاحب اے۔ ٹی او خود انتظامات کی نگرانی کرتے رہے۔ قادیان اور بٹالہ کے ریلوے سٹاف کا طریق عمل ہمدردانہ رہا۔ امرتسر سے بٹالہ تک گاڑیوں کی قلت کی وجہ سے احباب کو کچھ تکلیف ہوئی۔ قادیان میں نظامت استقبال کا کام مختلف شعبہ جات میں تقسیم تھا۔ جن کے الگ الگ انچارج تھے۔ نظامت استقبال کے ناظم شیخ محبوب عالم صاحب خالد ایم۔ اے تھے۔ اور ان کے نائب چوہدری عبدالرحمان صاحب بی۔ اے۔ امرتسر میں چوہدری محمد شریف صاحب افسر استقبال تھے۔ اور بٹالہ میں مولوی بدل الرحمان صاحب بنگالی اور قادیان میں چوہدری عبدالرحمن صاحب اور اخوند عبدالقادر صاحب ایم۔ اے افسر استقبال تھے۔ مہمانوں کی سہولت کے لئے شام کی گاڑی کے لئے بٹالہ قلی اور معاونین قادیان سے بھیجے جاتے رہے۔ ناظم صاحب استقبال خود روزانہ بٹالہ پہنچکر انتظامات کی نگرانی کرتے رہے۔ اسی سلسلہ میں ۲۵۔ دسمبر کو امرتسر بھی گئے۔ امرتسر میں بابو محمد شریف صاحب اور مجلس خدام الاحمدیہ امرتسر کے قائد کو ہدایت تھی کہ مہمانوں کی خدمت کے لئے ۲۵ خدام سٹیشن پر حاضر رہیں۔ واپسی پر بھی سیالکوٹ لاہور اور امرتسر کے لئے روزانہ دو بوگیاں جاتی رہیں۔ قادیان میں قلیوں اور ٹانگوں کے ریٹ مقرر تھے۔ اور کافی تعداد میں قلی اور ٹانگے مہیا کئے گئے تھے۔ جس کی وجہ سے مہمانوں کو کافی حد تک سہولت رہی۔

انتظام جلسہ گاہ و سٹیج

حسب معمول مردانہ جلسہ گاہ کھلے میدان میں نظامت تعمیرات نے نظارت دعوت و تبلیغ کے مشورہ سے تعمیر کی۔ اس کا رقبہ ۲۲۷ × ۲۲۶ فٹ تھا۔ جس میں گذشتہ سال کی نسبت پندرہ پندرہ فٹ کا اضافہ کیا گیا۔ جناب مرزا بشیر احمد بیگ صاحب نائب ناظر دعوت و تبلیغ جلسہ گاہ کے افسر انچارج تھے۔ مبلغین اور دیگر معاونین ان کی ہدایات کے ماتحت مستعدی کے ساتھ جلسہ گاہ تقاریر و دیگر انتظامات میں مصروف رہے۔ جلسہ گاہ سے متعلق جملہ امور نظارت دعوت و تبلیغ کے سپرد تھے۔ مثلاً تقاریر کا پروگرام بروقت شائع کرنا۔ سٹیج کے ٹکٹ جاری کرنا۔ جلسہ کی کارروائی کو صحیح طور پر چلانا۔ اگر کوئی لیکچرار کسی مجبوری کی وجہ سے بروقت نہ آسکے تو اس کی جگہ اور مقرر کرنا۔ سٹیج کے لئے ضروری سامان مہیا کرنا۔ جلسہ گاہ میں روشنی اور لاؤڈ سپیکر کا انتظام کرنا۔ غیر احمدی و غیر مسلم شرفاء کو جلسہ میں شرکت کے لئے دعوت دیکر بلانا اور ان کی نشست کا مناسب انتظام کرنا وغیرہ۔ یہ جملہ انتظامات الگ الگ منتظمین کے سپرد تھے۔ جو نہایت ہی خوش اسلوبی کے ساتھ اپنے اپنے مفوضہ کام سرانجام دیتے رہے۔ جلسہ گاہ زنانہ امسال بھی مسجد نور کے قریب شمالی جانب بنائی گئی۔ اور گرد پردہ کا باقاعدہ اور خاطر خواہ انتظام تھا۔ یہ جلسہ گاہ بھی رقبہ کے لحاظ سے کچھ بڑھائی گئی۔ خواتین جلسہ میں کافی تعداد میں شریک ہوئیں۔

لوائے احمدیت

اس سال بھی لوائے احمدیت جلسہ گاہ میں سٹیج کے شمال مشرقی جانب ایک بلند پول پر جلسہ کے ایام میں لہراتا رہا اور بیرونی مجالس کے خدام الاحمدیہ دن رات اس کے اردگرد پہرہ پر مقرر کئے گئے۔

مجالس خدام الاحمدیہ و انصار اللہ کے کیمپ

خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے حسب معمول جلسہ گاہ کے قریب اپنا کیمپ لگایا۔ جہاں ان کا جھنڈا لہراتا رہا اور دوران جلسہ میں انہوں نے مختلف خدمات سرانجام دیں۔ اسی طرح انصار اللہ مرکزیہ کا کیمپ بھی خدام الاحمدیہ کے کیمپ کے قریب ہی تھا۔ جہاں بیرونی جماعتوں کے انصار کو ضروری معلومات بہم پہنچائی جاتیں۔

طبی انتظام

جلسہ سالانہ کے ایام میں نور ہسپتال دن رات کھلا رہا۔ انچارج جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب تھے۔ ان کے ساتھ جناب ڈاکٹر رحیم بخش صاحب صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کیپٹن۔ ڈاکٹر بشیر احمد صاحب اور ڈاکٹر عبداللطیف صاحب اور لیڈی ڈاکٹر غلام فاطمہ صاحبہ معہ کمپاؤنڈروں کے کام کرتے رہے۔ ہر سہ نظامتوں میں بھی چھوٹے پیمانہ پر طبی انتظام کیا گیا۔

صنعتی نمائش

امسال جلسہ سالانہ کے موقعہ پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی اجازت سے تعلیم الاسلام کالج کے ہال میں صنعتی نمائش صیغہ تجارت تحریک جدید کی طرف سے منعقد کی گئی۔ جس کا افتتاح ۲۶۔ دسمبر کو دعا کے ساتھ آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے کیا۔ نمائش میں قادیان کے قریباً سب کارخانجات نے اپنی مصنوعات نمونہ کے طور پر پیش کیں۔ بعض بیرونی تاجر اصحاب نے بھی اس میں حصہ لیا۔ غیر احمدی اصحاب کو بھی اپنی چیزیں پیش کرنے کی اجازت تھی۔ چنانچہ بعض شامل ہوئے۔ کل ۲۵ سٹال تھے۔ جن میں سے ۱۵ لوکل کارخانوں کے اور ۱۰ بیرونی اصحاب کے۔ قادیان کے کارخانہ داروں نے بجلی کے گھریلو سامان۔ عینکوں کے فریم۔ بٹن۔ عطریات۔ تالے بیڑیاں اور دیگر پرزے اور مشینیں وغیرہ نمونۃً رکھیں۔ باہر کے کارخانوں کی الیکٹروپلیٹ کا سامان۔ چمڑے کا سامان۔ بجلی کے چرمی شیڈ۔ میسور کی ہاتھی دانت کی مصنوعات۔ اور دیگر بہت سی اشیاء شامل تھیں۔ تحریک جدید کے اپنے کارخانہ آئرن سٹیل مینوفیکچرنگ کمپنی کی مصنوعات بھی شامل تھیں۔ جلسہ کے پروگرام کے علاوہ رات کو دس بجے تک نمائش گاہ کھلی

رہتی۔ اور بلا روک ٹوک سب کو اشیاء دیکھنے کی اجازت تھی۔ ہال میں ناظم تجارت کی طرف سے ترغیب و تحریص دلانے کے لئے تجارتی وقف کے متعلق مختلف قطعات آویزاں کئے گئے

غیر مسلم اصحاب

غیر احمدی اصحاب کے علاوہ بعض غیر مسلم دوست بھی جلسہ میں شریک ہوئے۔ جن کے کھانے کا انتظام لنگر خانہ قدیم میں الگ طور پر کیا گیا۔ جن غیر مسلم اصحاب کے کھانے کا انتظام۔ جلسہ کے انتظامات کا حصہ تھا۔ ان کی تعداد ۵۴۳ تھی۔

معزز مہمان

غیر مسلم اصحاب کے علاوہ بعض معزز مہمانوں کے لئے الگ انتظام تھا۔ اس کے انچارج مکرم ملک عمر علی صاحب بی۔اے اور ان کے نائب مولوی ارجمند خاں صاحب تھے۔ اور ان مہمانوں میں چھ سکھ پانچ ہندو اور ۲۶ مسلمان تھے۔ جن میں گورنمنٹ کے معزز عہدیداران اور بعض ایسے امراء اور رؤسا تھے۔ جنہیں خاص طور پر مدعو کیا گیا تھا۔

موسمی کیفیت

جلسہ سالانہ سے کچھ روز قبل اگرچہ موسم ابر آلود رہا۔ اور چند دن قبل کچھ بوندا باندی بھی ہوئی۔ لیکن جلسہ کی تاریخوں میں مطلع صاف ہو گیا۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان سے موسم میں کوئی ایسی تبدیلی نہ ہوئی۔ جو جلسہ کی کارروائی میں مشکل پیدا کر دیتی اور محض خدا تعالیٰ کے فضل و رحم سے جلسہ پر آنے والے احباب آرام اور اطمینان سے مستفیض ہوئے۔

موصیوں کی نعشیں

جلسہ سالانہ کے ایام میں باہر سے حسب ذیل موصیوں کی نعشیں لائی گئیں۔

(۱) حضرت حاجی مستری محمد موسیٰ صاحب نیلہ گنبد لاہور جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی تھے۔ بعمر ۷۶ سال ۲۴ ماہ فتح کو لاہور میں وفات پا گئے۔

(۲) رحیم بخش صاحب سکنہ چک سکندر ۲۷۶ گوکھووال جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں سے تھے۔ اور ۲۵ جنوری ۱۹۴۵ء کو بعمر ۷۵ سال وفات پا کر اور امانتاً دفن تھے۔ دونوں کا جنازہ ۲۵ دسمبر بعد نماز ظہر حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے پڑھایا۔ اور مرحومین بہشتی مقبرہ میں دفن کئے گئے

(۳) چوہدری قادر بخش صاحب سکنہ پوہلا مہاراں ضلع سیالکوٹ بعمر ۶۵ سال ۲۶ ہجرت ۱۳۲۴ ہش کو وفات پا گئے تھے۔ اور وہیں امانتاً دفن تھے۔ ۲۷ دسمبر کو نعش یہاں لا کر دفنائی گئی۔

(۴) غلام فاطمہ صاحبہ زوجہ چوہدری عبد الرحمٰن صاحب سیالکوٹ جو بعمر ۷۲ سال ۱۱ فتح ۱۳۲۴ ہش کو دہلی میں وفات پا گئی تھیں۔ ان کی نعش ۲۷ دسمبر کو یہاں لا کر دفنائی گئی۔

(۵) حضرت حافظ نور محمد صاحب ساکن فیض اللہ چک متصل قادیان جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدیم صحابہ میں سے تھے۔ اور باوجود عمر رسیدہ ہونے کے بچوں اور عورتوں کو ان کے گھر جا کر بھی تعلیم قرآن دیتے تھے۔ بعمر ۹۹ سال ۲۷ دسمبر کو وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے جلسہ گاہ کے قریب ایک بہت بڑے مجمع سمیت نماز جنازہ پڑھائی اور مرحوم کو بہشتی مقبرہ کے قطعہ خاص میں دفن کیا گیا۔ سب کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا کی جائے۔

چھوٹے بچوں کا ماں باپ سے الگ ہو جانا

جلسہ کے بہت بڑے مجمع میں باوجود پوری احتیاط کے اکثر اوقات چھوٹے بچے والدین سے جدا ہو جاتے رہے۔ لیکن محکمہ نگرانی کی فرض شناسی اور سرگرمی سے جلسہ کے دوران میں تو ایسے بچوں کو سٹیج پر پہنچا کر ان کے متعلق اعلان کر دیا جاتا۔ اور دوسرے اوقات میں محکمہ انکوائری آفس میں پہنچا دیا جاتا۔ جہاں سے والدین کے پاس پہنچا دیئے جاتے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے تمام کے تمام بچے والدین کے پاس پہنچ گئے

منہاج نبوت پر خلافت قائم ہے

اخبار "نوائے وقت" مورخہ ۱۵ دسمبر میں حکیم حیدر زمان صاحب صدیقی پٹھانکوٹ تحریر فرماتے ہیں:

"اس میں شک نہیں کہ عہد حاضر میں مسلمانوں کی کوئی تنظیم صحیح طور پر منہاج نبوت۔ طریق سنت اور خلافت راشدہ کی خصوصیات کی حامل نہیں۔ یہ امر اس قدر واضح اور بین ہے۔ کہ کسی کو اس سے مجال انکار نہیں۔ کیا مسلمانوں کی کسی جماعت یا فرد کے متعلق یہ دعویٰ کیا جا سکتا ہے۔ کہ وہ اسلام کے ضابطۂ فکر و عمل کے تمام اجزاء پر حاوی ہے۔ اور اس کی زندگی کا کوئی زاویہ غیر اسلامی طرز فکر سے آلودہ نہیں ہے۔ اگر یہ دعویٰ نہیں کیا جا سکتا۔ تو پھر ہمیں یہ دیکھنا ہے۔ کہ موجودہ سعی آزادی میں جو جماعتیں مصروف عمل ہیں۔ ان میں اصولی اور نظریاتی حیثیت سے اسلامی نظریۂ حیات سے زیادہ مناسبت رکھنے والی جماعت کونسی ہے۔"

مضمون نگار کے ان الفاظ کی ابتداء اور انتہا میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ شروع میں پرواز کی ابتدا کا یہ عالم ہے۔ کہ ایسی تنظیم کی ضرورت کا احساس کیا گیا ہے۔ جو صحیح طور پر منہاج نبوت۔ طریق سنت اور خلافت راشدہ کی خصوصیات کی حامل ہو۔ مگر آخر میں منتہائے مقصود سعی آزادی کو قرار دیکر ایسی جماعت کی تلاش پر آکر نظر ٹھہر گئی ہے۔ جو "اسلامی نظریۂ حیات سے سب سے زیادہ مناسبت رکھنے والی" ہو۔ اور چونکہ مضمون نگار صاحب کی نگاہ میں اول الذکر جماعت معدوم و مفقود ہے۔ لہٰذا انہوں نے مؤخر الذکر صورت اختیار کرنا اضطراری قرار دیا ہے۔ لیکن ہم عرض کرتے ہیں۔ کہ کیا ایک طرف ایک ملی ضرورت کے احساس اور دوسری طرف اس کے فقدان کے اقرار کا منطقی نتیجہ یہ نہیں ہے۔ کہ آپ دراصل خدا تعالیٰ پر یہ الزام دیتے ہیں۔ کہ اس نے مسلمانوں کی قومی ضرورت کو پورا کرنے کے سامان مہیا نہیں فرمائے؟ اگر آپ غور اور انصاف سے کام لیں۔ تو آپ کے الفاظ کا یہی مطلب نکلتا ہے۔ کہ باوجود وعدۂ پاسداری کے خدا تعالیٰ نے امت مرحومہ کو انتشار و پراگندگی کی حالت میں چھوڑ دیا ہے۔ اس لئے وہ ان مختلف راہوں میں سے جو اس کے سامنے ہیں۔ ایسی راہ اختیار کرنے پر مجبور ہوئی ہے جو اس کی نگاہ میں گو کلی طور پر نہ سہی۔ مگر سب سے زیادہ اسلامی نظریۂ حیات سے مناسبت رکھتی ہے۔ اگر صورت حالات واقعی یہی ہے۔ تو صاف ظاہر ہے۔ کہ سارا الزام خدا تعالیٰ کی ذات پر عائد ہوتا ہے۔ جس نقطۂ نگاہ کا یہ نتیجہ نکلے۔ ایک مسلمان کے نزدیک اس کے غلط اور باطل ہونے میں کیا شبہ ہو سکتا ہے۔

پھر یہ نقطۂ نگاہ قرآن و حدیث کی تصریحات اور واقعات کے اعتبار سے بھی صحیح نہیں ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے امت محمدیہ کو خیر الامم قرار دیا ہے۔ اور اسے قیامت تک اپنے پسندیدہ دین کی امانت سپرد کر کے اور اس میں خلافت کے قیام کا وعدہ فرما کر اس کی پاسداری کا خود ذمہ لیا ہے۔ سورہ نور میں آیت استخلاف اسی حقیقت کی طرف اشارہ کر رہی ہے۔ اور حدیث میں صاف الفاظ میں یہ پیشگوئی موجود ہے۔ کہ فیج اعوج کے بعد مسلمانوں کو پھر خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کے انعام سے سرفراز کیا جائے گا۔ اب ایک طرف اس قومی احساس کو دیکھئے۔ کہ مسلمانوں کو حقیقی ضرورت اس وقت ایسی تنظیم کی ہے۔ جو صحیح معنوں میں منہاج نبوت طریق سنت اور خلافت راشدہ کی خصوصیات کی حامل ہو۔ اور دوسری طرف خدا اور رسول کے مذکورہ بالا وعدوں پر نظر کیجئے۔ تو ماننا پڑتا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے لازماً اس ضرورت کو پورا کیا ہوگا۔ ورنہ جیسا کہ عرض کیا گیا ہے۔ خدا تعالیٰ پر الزام آئے گا۔ کہ اس نے حسب اقتضاء وقت باوجود وعدہ کے مسلمانوں کی ایک ملی ضرورت کو پورا نہیں کیا۔ پس ہمیں غور کرنا چاہیئے۔ کہ وہ تنظیم کونسی ہے۔ جسے خدا تعالیٰ نے اس زمانہ میں قائم کیا ہے۔ ساری دنیا کے مسلمانوں فرقوں اور گروہوں پر سرسری نظر ڈالئے۔ تو آپ کو سوائے جماعت احمدیہ کے اور کوئی جماعت بھی ایسی دکھائی نہ دیگی۔ جس کے متعلق یہ دعویٰ کیا جا سکے کہ اسکی تنظیم منہاج نبوت۔ طریق سنت اور خلافت راشدہ کی خصوصیات کی حامل ہے۔ اب اگر مسلمان اس تنظیم میں شامل نہیں ہوتے۔ تو یہ ان کا قصور ہے۔ اور اس کے نتائج کے وہ خود ذمہ دار ہیں۔ خدا تعالیٰ نے انہیں عین وقت پر یاد فرمایا ہے۔ اور حسب وعدہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع میں ایک نبی کو مبعوث کر کے اس کے ذریعہ ایسی تنظیم کی بنیاد رکھدی ہے۔ جس کی مسلمانوں کو آج ضرورت ہے جماعت احمدیہ کا سارا نظام آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضور صلعم کے خلفاء کے زمانہ کے نظام کے مطابق اور اسی کے نقش قدم پر ہے۔ اس خالص اسلامی تنظیم کی موجودگی میں فرضی اضطرار کا عذر رکھ کر اور راہوں کو اختیار کرنا حقائق سے چشم پوشی کرنے کے مترادف ہے۔ اور اس سے مسلمان اپنے نفس کو جھوٹی تسلی تو دے سکتے ہیں۔ لیکن خدا کے نزدیک بری الذمہ قرار نہیں پا سکتے۔ کیونکہ یہ اضطرار حقیقی نہیں بلکہ ان کا خود پیدا کردہ ہے۔

خاکسار [illegible]

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کاملہ عاجلہ اور درازیٔ عمر کیلئے دعائیں اور صدقات

جماعتہائے احمدیہ کشمیر

مولوی احمد اللہ صاحب مولوی فاضل آسنور سے اطلاع دیتے ہیں۔ کہ ۷ دسمبر کو چودھری عبد الواحد صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ کشمیر نے نماز جمعہ میں جماعت سرینگر کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے لئے دعا کرنے کی تحریک کی۔ اور اجتماعی صدقہ کی بھی۔ خود انہوں نے اپنی طرف سے آٹھ روپے دیئے۔ باقی رقم جماعت سرینگر نے جمع کر کے ایک بکرا صدقہ کیا۔ نیز تمام جماعت ہائے احمدیہ کشمیر میں دورہ کر کے حضور کی صحت کے لئے صدقات و دعائیں کرائیں۔ چنانچہ جماعت آسنور نے پانچ بکروں کی قربانی کے لئے رقم جمع کی۔ روزہ رکھنے کی تحریک کی۔ اور اجتماعی دعا بھی کی۔ ۱۲ دسمبر کو چوہدری عبد الواحد صاحب نے رشی نگر تشریف لے جا کر حضور کی صحت کے لئے اجتماعی دعا کی۔ صدقہ کی تحریک کی۔ اور ۱۴ دسمبر کو آسنور اور رشی نگر میں صدقہ کے بکرے ذبح کئے گئے۔

دہلی کینٹ

مکرمی بشیر احمد صاحب لکھتے ہیں۔ ۱۵ دسمبر کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے لئے امیر صاحب جماعت احمدیہ دہلی کینٹ اور جماعت احمدیہ میٹ فیکٹری نے ۲ بکرے بطور صدقہ ذبح کرا کے غرباء میں تقسیم کئے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور نہایت ہی عاجزی کے ساتھ دعا ہے۔ کہ شافی مطلق حضور پرنور کو اپنے فضل و کرم سے شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

کوٹ رحمت خان

محمد ابراہیم صاحب شاد مدرس و سیکرٹری جماعت احمدیہ کوٹ رحمت خان اطلاع دیتے ہیں۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کی علالت کی خبر پڑھ کر جماعت کے افراد خاص طور پر دعاؤں میں مصروف ہیں۔ ۱۱ دسمبر کو خاکسار نے ایک بکرا بطور صدقہ ذبح کیا۔ نیز جماعت کے دیگر افراد نے چندہ جمع کر کے دو دیگ چاول غرباء و مساکین کو کھلائے اللہ تعالیٰ ہمارے آقا اور پیارے امام کو جلد از جلد صحت دے۔

تیماپور (دکن)

محمود احمد صاحب قریشی سیکرٹری تیماپور سے لکھتے ہیں۔ ۹ دسمبر کو احباب جماعت احمدیہ تیماپور نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ کے لئے ایک بکرا بطور صدقہ ذبح کیا۔ اور نقدی بھی خیرات کی گئی۔ اللہ تعالیٰ حضور ایدہ اللہ کو جلد از جلد صحت کاملہ عطا فرمائے۔

لائل پور

نذر محمد صاحب سیکرٹری جماعت لائل پور لکھتے ہیں۔ جماعت احمدیہ لائل پور نے ایک قلیل رقم ۲۵/- حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی علالت کے پیش نظر حضرت اقدس کی خدمت میں قادیان روانہ کی۔ کہ حضور جیسے مناسب سمجھیں خرچ فرمائیں۔ نیز جمعرات کے روز جماعت کے بہت سے دوستوں نے روزہ بھی رکھا۔ اور مغرب کی نماز کے وقت حضور ایدہ اللہ کے لئے دعا بھی کی گئی۔ پیر کے دن بھی احباب جماعت کو روزہ رکھنے کی تحریک کی گئی۔

جماعت احمدیہ شکار ضلع گورداسپور

نظارت تعلیم و تربیت نے اطلاع دی ہے۔ کہ جماعت احمدیہ شکار (ضلع گورداسپور) نے ایک دنبہ اور گوشت اور کچھ نقدی بطور صدقہ برائے صحت حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز غرباء میں تقسیم کی۔

مدراس

حضرت مفتی محمد صادق صاحب تحریر فرماتے ہیں۔ مدراس کے احمدیان علی محی الدین صاحب و محمود الحسن صاحب کی طرف سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے واسطے دو بکرے ذبح کر کے گوشت مساکین میں تقسیم کرنے کا میں نے انتظام کیا۔ اللہ تعالیٰ قبول کرے اور حضور کو جلد صحت کاملہ عطا کرے۔

بریلی

محمد یونس صاحب سیکرٹری مال انجمن احمدیہ بریلی تحریر کرتے ہیں ۱۴ دسمبر کو میاں محمد یوسف صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ بریلی کی تحریک پر مبلغ ۵ اسی وقت جمع ہو گئے۔ جو ناظر صاحب بیت المال کی خدمت میں بذریعہ منی آرڈر روانہ کر دیئے گئے۔ کہ وہ اس رقم کو ناظر صاحب ضیافت کی رائے سے دارالشیوخ میں خرچ کر دیں — اور حضور کی صحت و عافیت کے لئے سب احباب نے دعا کی۔ کہ مولا کریم ہمارے آقا کو جلد صحت کاملہ و عاجلہ عطا کر کے لمبی عمر عطا فرمائے۔

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تا کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

۹۱۴۱ منکہ سلیمہ بیگم زوجہ عبد الحق صاحب قوم شیخ عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸ ۱۱/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے:۔

حق مہر بذمہ خاوند ایک ہزار روپے ہے۔ نقد جو ڈاکخانہ میں جمع ہے۔ ۴۰۰/- روپیہ ہے۔ زیورات جن کی تفصیل علیحدہ شامل ہے۔ اندازاً قیمتی ۱۵۰/- روپے ہے۔ میں اس مذکورہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ آئندہ کوئی جائیداد پیدا کروں گی۔ تو اس کی اطلاع دیتی رہوں گی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ العبد سلیمہ بیگم۔ گواہ شد افتخار احمد والد موصیہ مذکور۔ گواہ شد بشیر خلیل احمد برادر موصیہ

۹۰۴۲ منکہ نذیر بیگم بنت ڈاکٹر محمد شفیع صاحب ملازم ہسپتال حیوانات میلسی قوم صدیقی پیشہ خانہ داری عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن دار البرکات قادیان (حال مقیم میلسی) ڈاکخانہ خاص میلسی ضلع ملتان صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱ ۱۰/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔

صرف میری جائیداد منقولہ اس وقت ۵۰/- روپے میرے پاس ہیں۔ اس کے علاوہ اور کسی قسم کی اس وقت کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ دیگر والد صاحب کی طرف سے مجھے ماہ بماہ اکیس روپے چار آنے جیب خرچ ملتا ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز یہ وصیت میرے مرنے پر بھی جس قدر جائیداد ثابت ہو گی۔ اس پر بھی حاوی ہو گی۔ العبد نذیر بیگم بقلم خود گواہ شد محمد شفیع والد موصیہ۔ گواہ شد غلام یسین انسپکٹر بیت المال۔

۹۱۴۰ منکہ حسن بی بی زوجہ قائم دین قوم جٹ پیشہ کاشتکاری عمر تقریباً ۳۸ برس تاریخ بیعت ۱۹۲۵ء ساکن بھینی بانگر ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵ ۱۲/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت مبلغ ۲۰۰/- روپیہ حق مہر بذمہ خاوند ہے۔ زیور وغیرہ کوئی نہیں۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں۔ یا بوقت وفات ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ ۱/۱۰ حصہ کی وصیت حاوی ہو گی۔ العبد نشان انگوٹھا حسن بی بی زوجہ قائم الدین۔ گواہ شد نشان انگوٹھا قائم الدین خاوند موصیہ مذکور۔ گواہ شد علی محمد صحابی موصی انسپکٹر وصایا۔

۹۱۳۹ منکہ فتح بی بی زوجہ چودھری امیر بخش صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال ساکن بھینی بانگر ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب) بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ ۱۲/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ مہر بذمہ خاوند مبلغ ۱۰۰/- روپے ہے۔ اور زیور چاندی وزنی ۲۵ تولے ہے۔ (قیمتی اندازاً ۳۰/- روپے) میں اس کل جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز اگر کوئی اور جائیداد بوقت وفات ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ العبد۔ نشان انگوٹھا فتح بی بی۔ گواہ شد نشان انگوٹھا امیر بخش خاوند موصیہ مذکور۔ گواہ شد علی محمد صحابی موصی انسپکٹر وصایا۔

۹۱۴۴ منکہ سلیم احمد احمدی ولد ڈاکٹر عبد الرحمن صاحب احمدی قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان (دار الفضل) ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹ ۱۲/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں کیونکہ میرے والد صاحب اس وقت بفضل خدا بقید حیات ہیں۔ مجھے اس وقت والد صاحب محترم کی طرف سے ۱۰/- روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں گا۔ تو اس کی اطلاع دیتا رہوں گا۔ آمدنی کی کمی و بیشی کی اطلاع بھی دیتا رہوں گا۔ میری وفات پر اگر کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ العبد سلیم احمد احمدی ۱۹ ۱۲/۴۵۔ گواہ شد عبد الرحمن احمدی والد موصی مذکور ۱۹ ۱۲/۴۵۔ گواہ شد عطا محمد سید کلرک بہشتی مقبرہ قادیان۔

۹۱۴۸ منکہ غلام فاطمہ زوجہ ڈاکٹر عبد الرحمن صاحب احمدی قوم قریشی عمر ۴۳ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹ ۱۲/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے:۔

سونا گیارہ تولے بصورت زیورات ہے۔ حق مہر مبلغ دو صد روپیہ بذمہ خاوند ہے۔ میں اس کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میری وفات پر اگر اس کے علاوہ کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد غلام فاطمہ۔ گواہ شد ڈاکٹر عبدالرحمن احمدی ساکن قادیان حال کامٹی سی۔پی خاوند موصیہ۔ گواہ شد سلیم احمد احمدی فرزند موصیہ ۱۲/۵/۴۵ ۱۹

۹۱۵۰ منکہ محمودہ آصفہ بنت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری و اہلیہ ملک عطا محمد صاحب سب انسپکٹر پولیس کوئٹہ عمر ۳۵ سال پیدائشی احمدی ساکن سنور ڈاکخانہ سنور ریاست پٹیالہ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳ دسمبر ۱۹۴۵ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت حسب ذیل جائیداد ہے۔ زیورات طلائی وزنی کل ۱۳ تولہ جس کی قیمت بحساب -/۷۵ روپے فی تولہ -/۹۷۵ روپے بنتی ہے۔ اس کے علاوہ مبلغ دو ہزار روپیہ حق مہر ہے۔ لہذا کل مبلغ -/۲۹۷۵ روپے کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور زر وصیت اپنی زندگی میں ہی ادا کرونگی۔ انشاء اللہ۔ ورنہ میرے ورثاء اس کو ادا کرنے کے پابند ہونگے۔ اگر میرے مرنے کے بعد اس کے علاوہ بھی میری کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ محمودہ بیگم بقلم خود۔ گواہ شد ملک عطا محمد سب انسپکٹر پولیس اسلام آباد پولیس پوسٹ کوئٹہ (بلوچستان) خاوند موصیہ۔ گواہ شد ناصرہ بیگم (بھابجی موصیہ) اہلیہ مسعود احمد خورشید کوئٹہ (بلوچستان) گواہ شد مسعود احمد خورشید برادر موصیہ مذکور ۳۸/۱ میکانگی روڈ احاطہ دولت رام گوالمنڈی کوئٹہ (بلوچستان)

۹۱۵۳ منکہ نسیم اختر بنت چودھری عنایت اللہ خاں صاحب ذیلدار قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر تقریباً ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن دھرگ میانہ ڈاکخانہ میرک پور براستہ نارووال ضلع سیالکوٹ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۱۲/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری حسب ذیل جائیداد ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ حق مہر مبلغ ۱۰۰۰ روپیہ ہے۔ زیورات طلائی کل وزنی ۱/۲ ۳۲ تولے۔ مذکورہ بالا جائیداد جس کی قیمت اندازاً ۳۵۰۰ روپے ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر میری وفات کے بعد اور کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد نسیم اختر زوجہ چودھری محمد اختر صاحب۔ گواہ شد عنایت اللہ خاں والد موصیہ۔ گواہ شد محمد اختر خاوند موصیہ مذکور موضع گھرڑیال مکلاں تحصیل شاہدرہ ضلع شیخوپورہ۔ گواہ شد محمد اسماعیل امام مسجد دھرگ میانہ ڈاکخانہ میرک پور تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ۔

۹۱۵۵ منکہ ودھاوے خاں (صحابی) ولد چودھری سزاوار خاں قوم جٹ وڑائچ پیشہ ہائی سکول قادیان عمر ۷۶ سال تقریباً تاریخ بیعت ۱۹۰۳ء ساکن اکر پور ڈاکخانہ مرزا جان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶ اکتوبر ۱۹۴۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ اس وقت میری تنخواہ -/۳۰ روپے + -/۸/۹ روپے مہنگائی الاؤنس ہے۔ میری اس وقت زمین ۵ بیگھہ موروث بموجب دفعہ ۷۰/۶ ایکٹ اراضی موضع اکر پور ڈاکخانہ مرزا جان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور میں ہے۔ میں اس کی آمد کے ۱/۹ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میرا ایک ذاتی مکان پختہ سکونتی واقعہ شریف پورہ رانی بازار امرتسر میں ہے۔ جس کی لمبائی بیس گز اور چوڑائی چھ گز ہے۔ اس کے بھی ۱/۹ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں یا بوقت وفات ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ المرقوم ودھاوے خاں صحابی۔ گواہ شد علی محمد اصحابی موصی انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد مشتاق احمد شائق لیکچرار اسسٹنٹ تعلیم الاسلام کالج قادیان۔ پسر حقیقی موصی مذکور ۲۶/۱۰/۴۵

ٹوکیو ۳۰ دسمبر۔ جاپانی پولیس کو متنبہ کیا جا رہا ہے۔ کہ چند روز کے اندر اندر بلوے ہونے کی توقع ہے۔ یہ اندیشہ اس لئے لاحق ہو رہا ہے۔ کہ شاہ جاپان تخت سے دست بردار ہونے کا ارادہ کر رہے ہیں۔

سنگاپور ۳۰ دسمبر۔ جنوب مشرقی ایشیائی کمان کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ گیارہ سو جاپانی جنگی مجرموں کے خلاف جن میں بہت سے جاپانی جرنیل بھی شامل ہیں۔ سپریم کورٹ مارشل میں ان کے مقدمہ کی سماعت جنوری ۱۹۴۶ء سے شروع ہو جائیگی۔

لنڈن ۳۰ دسمبر۔ سیاسی حلقوں میں یہ خیال زور پکڑ رہا ہے۔ کہ بلغاریہ میں شہنشاہیت کا خاتمہ کوئی دم کی بات ہے۔ بلقانی ریاستوں کی فیڈریشن کے قیام کے بعد شہنشاہیت کا وجود غائب ہو جائے گا۔

سیگاؤل ۳۰ دسمبر۔ اعلان کیا گیا ہے۔ کہ ۱۱۳ آدمیوں کا کورٹ مارشل کیا گیا تھا۔ ان میں سے ایک سو کو سزائیں دی گئیں۔ اور ۹ کو سزائے موت ہوئی۔

نئی دہلی ۳۰ دسمبر۔ حکومت ہند کا ارادہ ہے۔ کہ جنگ کی عملی سرگرمیاں ختم ہونے کی بدولت سول ہوابازی پر سے وہ تمام پابندیاں اٹھائی جائیں۔ جو دوران جنگ میں عائد کی گئی تھیں۔ چونکہ پیٹرول کی کھپت کے سلسلہ میں لائیسنس کی پابندی بدستور قائم رہے گی۔ اس لئے ہوابازی پر عائد شدہ پابندیوں کو نرم کر دینا چنداں مشکل نہ ہوگا۔

لکھنؤ ۳۱ دسمبر۔ کل سے کلکتہ اور دہلی کے درمیان روزانہ ہوائی سروس جاری ہو جائیگی۔ دونوں طرف سے آنے والے ہوائی جہاز کانپور ٹھیرا کرینگے۔ ان میں مسافروں کے لئے کافی گنجائش ہوگی۔

لنڈن ۳۰ دسمبر۔ ہندوستان جانے والا وفد یہاں سے ۱۰ جنوری کو روانہ ہو جائیگا۔ اور روانگی سے پہلے وزیر اعظم سے ملاقات کرے گا۔ وفد پانچ جنوری کو دہلی پہنچ جائیگا۔ اور دو دن لارڈ ویول کا مہمان رہے گا اس کے بعد بڑے بڑے صوبائی مراکز میں جا کر ہندوستان کی رائے عامہ کے لیڈروں سے بات چیت کرے گا۔

کلکتہ ۲۹ دسمبر۔ آزاد ہند فوج کی رانی آف جھانسی رجمنٹ کی قریباً ۳۵۰ عورتیں

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

ہندوستان لائی گئی ہیں۔ اور انہیں بیرک پور کے قریب ایک کیمپ میں رکھا گیا ہے۔

سورت ۱۹ دسمبر۔ صرف ایک دن میں چیچک کی وجہ سے سورت میں ۱۹ اموات ہوئیں۔ یہاں چیچک کا بہت زور ہے۔ روک تھام کی کوششیں کی جا رہی ہیں۔

لال قلعہ دہلی ۳۱ دسمبر۔ آج کیپٹن شاہنواز کیپٹن سہگل اور لیفٹیننٹ ڈھلون کے مقدمہ کی سماعت فوجی عدالت میں شروع ہوئی۔ کارروائی بہت تھوڑی دیر جاری رہی۔ ملزموں کے عام چال چلن کے حالات پڑھ کر سنائے گئے۔ جو بہت اچھے تھے۔ ان میں سے کسی کے خلاف عرصہ ملازمت میں کوئی الزام نہ تھا۔ اس کے بعد عدالت کے پریذیڈنٹ نے اعلان کیا۔ کہ عدالت کو اس مقدمہ کے فیصلہ کے لئے ایک ہفتہ سے زیادہ دیر نہ لگے گی۔ اور عدالت برخاست ہو گئی۔

مدراس ۳۱ دسمبر۔ کل مدراس میں انڈیا لیگ کا قیام دوبارہ عمل میں آیا۔ یہ لیگ ہندوستان کی آزادی کا کام کرے گی۔ اور ہندوستان کی سب پارٹیوں میں اتحاد پیدا کرنے کی کوشش کرے گی۔

مدراس ۳۱ دسمبر۔ کل کلکتہ یونیورسٹی کے ایک پروفیسر نے ہندوستانی بچوں کی تعلیمی کونسل کا افتتاح کیا۔ اس کا مقصد یہ ہے۔ کہ بچوں کی تعلیم کے متعلق سائنٹیفک تحقیقات کی جائے۔

واشنگٹن ۳۱ دسمبر۔ حکومت امریکہ کا ایک وفد اتحادی اقوام کی جنرل اسمبلی کے اجلاس میں شریک ہونے کے لئے آج لنڈن روانہ ہو گیا ہے۔ وفد کی ایک ممبر مسٹر روزویلٹ آنجہانی کی اہلیہ صاحبہ بھی ہیں۔ جنرل اسمبلی کا اجلاس اگلے ماہ میں شروع ہوگا۔

ٹوکیو ۳۱ دسمبر۔ جاپان کے شہنشاہ نے نوروز کی تقریب پر ایک تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ ملک میں پیداوار کو بڑھانے اور صنعت کو فروغ دینے کے لئے خاص طور پر توجہ دینی چاہیئے۔

واشنگٹن ۳۱ دسمبر۔ ماسکو میں وزرائے خارجہ کی کانفرنس میں جاپان پر کنٹرول رکھنے کے بارے میں جو اعتراضات کئے گئے تھے۔ ان کے جواب دینے کے لئے کل رات مسٹر برنز وزیر خارجہ امریکہ نے تقریر کی۔ جس میں کہا۔ کہ جنرل میکارتھر جاپان میں نہایت خوش اسلوبی سے کام کر رہے ہیں۔ مغربی کمشن ان کے کام میں کسی قسم کی رکاوٹ نہ ڈالے گا۔ انہیں انتظامات میں آزادی ہوگی۔

ٹوکیو ۳۱ دسمبر۔ جنرل میکارتھر نے ایک حکم جاری کیا ہے۔ جس کی رو سے جاپان کے مدارس میں جاپان کی تاریخ جغرافیہ اور اخلاق کی کتب کی تعلیم بند کر دی گئی ہے۔ ان مضامین کے متعلق نئی کتب تیار کی جا رہی ہیں۔

لنڈن ۳۱ دسمبر۔ ہالینڈ کے وزیر اعظم مسٹر اٹیلی سے جو صلاح و مشورہ کیا تھا۔ اس سے آج ہالینڈ کی ملکہ ولہیمینا کو آگاہ کیا گیا۔

امرتسر ۳۱ دسمبر۔ گندم دڑہ ۹/۱/- روپے گندم اعلیٰ ۹/۱۰/- روپے۔ پرانی باسمتی ۲۴/۸/- روپے۔ نئی باسمتی ۲۲/۸/- روپے۔ دیسی کپاس ۱۵/۸/- روپے۔ گڑ بارہ سے چودہ روپیہ تک۔

رنگون ۳۱ دسمبر۔ لارڈ مونٹ بیٹن نے آج ایک اعلان میں بتایا۔ کہ کل سے برما کی حکومت سول حکام کے ہاتھ میں دے دی جائیگی۔

یروشلم۔ ۳۱ دسمبر فلسطین میں برطانوی افسر برابر دہشت پسند یہودیوں کا صفایا کر رہے ہیں۔ کل ایک مکان کی تلاشی لینے کے بعد چار سو آدمیوں کو آزاد کرایا جنہیں یہودیوں نے ایک مکان میں بند کر رکھا تھا۔

چنکنگ۔ ۳۱ دسمبر کمیونسٹوں نے بلا شرط لڑائی بند کر کے عارضی صلح کرنے کی جو پیشکش کی تھی۔ سنٹرل گورنمنٹ کی طرف سے ابھی تک اس کا کوئی جواب موصول نہیں ہوا۔

ناگپور ۳۱ دسمبر جنوبی افریقہ کے ہندوستانی ہائی کمشنر نے کل ایک بیان میں بتایا۔ کہ میں افریقہ روانہ ہونے سے قبل لارڈ ویول سے ملاقات کرونگا۔

دہلی ۳۱ دسمبر ہندوستان کی بری بحری اور ہوائی فوجوں میں سے نومبر کے آخر تک ایک لاکھ چونسٹھ ہزار سپاہی اور افسران ڈسچارج ہو گئے جا چکے ہیں۔

مدراس ۳۱ دسمبر۔ آل انڈیا ایجوکیشنل کانفرنس کل ختم ہو گئی۔ صدر کانفرنس نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ استادوں کا کام اور ذمہ داریاں بہت بڑھ رہی ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ہی یہ بھی ضروری ہے۔ کہ ان کی تنخواہوں میں اضافہ کیا جائے۔ آپ نے کہا۔ کہ جب تک مشعل میں تیل نہ ڈالا جائے۔ وہ جل نہیں سکتی۔ لہذا اساتذہ سے بہتر کام کی توقع رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ بہتر معاوضہ دیا جائے۔

واشنگٹن ۳۱ دسمبر۔ وزرائے خارجہ کی کارروائی کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر برنز وزیر خارجہ امریکہ نے کہا۔ کہ اس کانفرنس کی سب سے بڑی کامیابی یہ تھی۔ کہ یہ نہایت خوشگوار ماحول میں ہوئی۔

بٹاویہ۔ ۳۱ دسمبر انڈونیشی ری پبلک کے لیڈروں کی طرف سے ایک بیان جاری ہوا ہے۔ جس میں کہا گیا ہے۔ کہ ری پبلکن حکومت اتحادی مقبوضات میں امن بحال کرنے کے لئے برطانوی فوجوں سے تعاون کرنے کو آمادہ ہے۔ لیکن یہ تعاون عدل و انصاف کی اساس پر ہوگا۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ انڈونیشی عوام نے اتحادی فوجوں سے تعاون کرنا شروع کر دیا ہے۔

لنڈن ۳۰ دسمبر امریکہ سے ۲۹۰ ٹن چاندی لنڈن پہونچ چکی ہے۔ اور بنک آف انگلینڈ میں منتقل کر دی گئی ہے۔ اسے بہت جلد ہندوستان بھیجا جائیگا۔

کلکتہ ۳۰ دسمبر معلوم ہوا ہے کہ ۱۹۴۳ء سے اب تک طوفان سیلاب اور قحط کے باعث تقریباً ۱۵۲۵۰۰ اموات صرف تملوک سب ڈویژن ضلع مدنا پور میں ہوئی ہیں۔

میڈرڈ ۳۰ دسمبر ۲۳۰۰۰ پونڈ وزنی سونا جرمن سفیر نے نازی پارٹی کے زوال کے بعد حکومت ہسپانیہ کے حوالہ کر دیا تھا۔ طویل گفت و شنید کے بعد حکومت ہسپانیہ نے یہ سونا اتحادی کنٹرول کونسل کے حوالہ کر دیا ہے۔

بٹیویا۔ ۲۹ دسمبر۔ بٹیویا کے اردگرد فوجوں کا گھیرا ڈالنے کے بعد شہر میں امن و امان قائم ہو گیا ہے۔ ڈاکٹر شہریار وزیر اعظم انڈونیشیا نے اعلان کیا۔ کہ وہ اصولی طور پر اتحادی کمانڈر انچیف جنرل کرسچن کی ان تجاویز سے اتفاق کرتے ہیں۔ ہم اتحادی فوجوں سے تعاون کرنے کے لئے تیار ہیں۔ لیکن ہمارے تعاون کی ایک شرط ہے۔ کہ انڈونیشیا میں مزید ڈچ فوجیں نہ اتاری جائیں۔